

SAFAR
D.C.M.
20-11-1932
SURAT

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھپاوت ہمت زوقِ فنا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحمد لله

Digitized by Khilafat Library

ایک بیکر (ابن یعقوب) شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
شیخ محمد و احمد و ابانی

قادیانہ دالہ مورخہ ۱۹۲۰ء اپریل

بزمِ اہل بیت (ع) میں حضرت سیدنا سجاد (ع) کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خط لکھا جس میں آپ کی تعریف کی گئی تھی۔



از دفتر اخبارات
نشیخ عبد المجید
سید کا دور
اخبار
امرت سر
دیو یوز
ہم اور صادق
درسد احمدی کا سدا
سید تعلیم الاسلام کا نتیجہ
دفتر الحکم میں روپ کی ضرورت
۲۲ مئی کو یاد رکھو
نور الدین صاحب

جلد ۲۳
ممبر ۱۶

ذکر الحبيب حبيب

سہ گزشتہ سے آگے۔

نہ سرخ نہ سفید نہ زرد نہ کسی اور رنگ کی۔ اور تھیں بھی
رنگین اور خوشنما۔ اُس مکان کی چھت آسمان سے
لی ہوئی تھی۔ اُسکی منڈیریاں نصف دھوا کی تھیں
دینی تھیں۔ اور اُسکے اندر بکثرت رشتی تھی۔
جو آنکھوں کو خیرہ نہیں کرتی تھی بلکہ آنکھوں کی
ترادت اور تازگی بخشی تھی۔ ایسا جی چاہتا تھا۔
کہ اُسکو دیکھا ہی کروں۔ اور نظر کسی طرف نہ اٹھاؤں
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر۔ معلوم ہوا کہ اس مکان میں اللہ تعالیٰ ہے اور
یہ رب تعالیٰ کے قریب ہے اُس میں سے

آواز آئی۔ میں ایشرب العالمین ہوں۔ اور مجھے
ارشاد ہوا کہ ہم سے بیعت کرو۔ صرف آواز تھی
میں بیعت کے لیے تیار ہو گیا۔ اندر سے آواز آئی کہ
اشھد ان لا الہ الا اللہ میں نے بھی کہا اور
بیت دیر تک اللہ تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ نصیب کیا
اور ہر ایک جملہ کے ساتھ شرمع میں توحید کا لطف
آتا تھا کہ میری توحید کو بکرو۔ توحید کو مانو۔ توحید
ہی توحید ہو۔ میرے ذہن میں دو گھنٹہ تک یا زیادہ
یہی گفتگو رہی اور میں اسکو اپنی زبان سے کہتا رہا
اور وہ فرشتہ میرے پاس کھڑے رہے جب وہ
کلام ختم ہو گیا۔ تو میں ہوشیار ہو گیا ہے۔ اُسوقت
ایک ایک لفظ یاد تھا۔ میں نے اپنے ذہن اور
حافظ پر بھر دیا کہ اُسوقت وہ تقریر نہیں تھی
اور دل میں کہنا شروع کو لکھ لکھا۔ مگر پھر مجھے یاد

نہیں رہی اور بھول گیا۔ مگر اس ساری تقریر کا
خلاصہ اور خاکہ ذہن میں رہ گیا اور اب تک ہے
پھر میں صبح کی نماز سے پہلے حضرت صاحب کی
خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ چونکہ اذان کا
وقت قریب تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کیسے آئے۔
صاحبزادہ صاحب؟ میں نے پھر سارا جرا
سنایا۔ آپ نے فرمایا اٹھیک ہے۔ مبارک ہو۔
اور خوش ہوئے۔ پھر میں نے دن چڑھے مولانا
نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو سنایا تو فرماتے لگے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے یہ
نعمتیں لوٹ رہے ہو۔ بہت عمدہ ہے۔
بہت عمدہ ہے۔ (باقی باقی)

(محمد سران الحق قادیانی)

نظ

از جناب سید صادق حسین صاحب صادق احمدی ناوی

فکر کے گہوارہ بار نمودار ہو گئے
وحی سیکھنے والوں کا جو صدق تھا
عقیدہ کی کام آئی نہ کچھ ست ہو گئے
ایمان کے سب سے جو گردوں تھا
دنیا میں جکی دھاک تو مہینہ عرب تھا
تھے جو مخالفین خدا پاک
چتر نظر تھی رحمت پرور دگار کی
پہنا ہوا نوشتہ تقدیر ایڑی
بچا تھا تیر بختی قوم یود سے
آباد ام حق جو مسیحا سے دیاں
مکملے زکریا و اشارات وحی حق
مشی قرآن مجید تو پستے گل چلی
اور ترک میں منازکہ خد کی تمام شد
مصلح ارض پر چکر لگا چکا
النار کا تلوار بھی دنیا میں ہو چلا
پودا ہوا نظام خداوند بوقت سر

کھڑا ہو کے بندہ غبار ہو گئے
غلب قدم ترک کے جڑ گڑ ہو گئے
تاروتر صورت بیمار ہو گئے
دھڑکی بلا سے نگوں رہ ہو گئے
اب خلق کی نظر میں ہی خواب ہو گئے
اسلام کے لیے وہی اک علم ہو گئے
مجدد عتاب حق کے سزاوار ہو گئے
مسلم اسیر لشکر کفار ہو گئے
لیکن مسیح بنکے مسیحا ہو گئے
یہ اسکو قتل کرنے پر تیار ہو گئے
کچھ فہمیوں سے برکھو اٹھا ہو گئے
تکذیب سے یہ اور گتہ کار ہو گئے
غزوت دہ آں بان سکریا ہو گئے
اصحاب کیمت معکف غار ہو گئے
بیشین گن سے شیکروں فی اللہ ہو گئے
مکش مکذبین نگوں رہ ہو گئے

لا یبغی بعیدی

خیر محمدی تو ظالم صورت اختیار کر کے قرآن شریف
مخالف ہو چکے تھے اور لا بنی بعدی کے مصلحت
ناشنا ہو کر سید الرسل خاتم الانبیاء کے بعد قسم
کی نبرت سے اس توڑ پھوٹے تھے جب مامورین اللہ
کی بخت ہوئی تو کسی نے نہ لیعت اللہ من بعد
پس وہ لا کھڑے کی تشہیت کی چادر اوڑھی کہیں
ماثر بکث الا بشر مثلاً لاکثر پینا کوئی یکسر اٹھا
عزید ان یتفصل علیہ بعض نے کہا قلوبنا خلف
خیرہ دھو۔ الغرض مسیح موعود علیہ السلام علی مطاعہ کی
بخت کی وقت ایسے ہی ظنیات پر چلکر صراط اللہ
انصت علیہ سے نا آشنا ہو کر نعمت بھی سے

بے نصیب ہو گئے اگر مفسوس کر ایک گروہ اس
عرفت کو حاصل کر کے اور اس نور میں رہ کر خلافت
کی عداوت اتنی لہ الملائک علینا وحش الحق بالملک
منہ کے تصور میں الذین اتینا الایماننا العظمی

۱۔ ترجمہ :- ہرگز نہیں اٹھا دیکھا کسی رسول کو اس کے بعد
کہ تر فضیلت کے جاوے گا ہر ہی صحیح میں بات میقتی نہیں
حقا میں ملک خلافت کے لئے جس شخص کو اپنے اپنی آیات دیں وہ نکل ان سے جس قدر کہ شیطان پس
غادین سے ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو اس کو رفع دیتے گروہ و رہا زمین کی طرف ہدایت ہوا خواہ مشائی کا
خرید و رفت ۱۔ اندرونی اور دلی دوستی ۲۔ سفارش ۳۔ پس خوشی ہو جو انی مسیح
سے جو تھے مسیح کی ۴۔ سب دوست باہم دشمن ہونے کے متقی لوگ ۵۔ پس نافع دیگی مجرمین کو سفارش
سفارش کر نیوالوئی

صہنا خاتبعہ الشیطان و کان من العاویہ لو
شفا الرقعنا و یملو کن اخلد الی الارض
واتبع ہوائہ کی مانند یہ گرا لا بنی بعدی میں
غیر تریوں کی طرح بے سواس ہو گیا۔ رہنا لا ترغ
قلوبنا بعد اذ ہدیتنا و ہب لقا من اللہ
رحمہ انک انت الہا رب۔ امین

پیارو! ولقد صدقنا للناس فی ہذا القرآن
من کل مثل قرآن شریف کا دعویٰ ہے۔ اور جو کچھ کہ
مذہبی تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا۔ مسیح موعود کا
فرمودہ ہوا تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ لا بنی بعدی کی
مثل کو بیان نہ کرے اور نبوت کی ضرورت میں صاف
ارشاد ہوا۔ مسیح اس خیال است محال است جنوں
تیس دیکھو قرآن شریف لا بنی کی مثل کو
کس طرز سے پھر پھر بیان کرتا ہے۔ جس سے جو
کچھ کہہ دیا تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا کی ہی تصدیق
ہوتی ہے۔

۱۵۔ یا ایہ الذین امنوا الفقوم عمار زقناکم من قبل
ان علی یوم لا مع ولا حلة ولا شفاعۃ
یعنی اسے دو کو جو ایمان لائے ہو۔ حرج کرو اس سے
جو دیا ہے کو اس سے پہلے کہ وہ دن جس میں
نہ ہوگی اور نہ خلعت اور نہ شفاعت ہوگی۔ کیا وہ کسی
بیع اور خلعت اور شفاعت کا وجود نہیں ہوگا۔ کسی
کا ہوا ہے بھی؟ غور باقر منہ اسدن فنا
سبب شہادہ ایہ حکم الدی بالیقین کے فرمودہ از میہ
نقد وصول کر کے نایز المرام ہو گئے۔ اور الا فلا و یومئذ
بعضہم بعض علی و الی المتقین یعنی اس
میں کے ایک باہم دشمن ہونگے۔ خلعت صرف

۱۶۔ ترجمہ :- ہرگز نہیں اٹھا دیکھا کسی رسول کو اس کے بعد
کہ تر فضیلت کے جاوے گا ہر ہی صحیح میں بات میقتی نہیں
حقا میں ملک خلافت کے لئے جس شخص کو اپنے اپنی آیات دیں وہ نکل ان سے جس قدر کہ شیطان پس
غادین سے ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو اس کو رفع دیتے گروہ و رہا زمین کی طرف ہدایت ہوا خواہ مشائی کا
خرید و رفت ۱۔ اندرونی اور دلی دوستی ۲۔ سفارش ۳۔ پس خوشی ہو جو انی مسیح
سے جو تھے مسیح کی ۴۔ سب دوست باہم دشمن ہونے کے متقی لوگ ۵۔ پس نافع دیگی مجرمین کو سفارش
سفارش کر نیوالوئی

سین کا ہی حصہ ہوگا۔ مجرمین پر سوال ہوگا کہ کو
کس نے سفر میں ڈالا تو وہ کہینگے کہ نہ نہ
المصلین ان کے بعد قرآن شریف فرماتا ہے
ثُمَّ نَفْعْهُمْ شِفَاعَةَ الشَّافِعِينَ ان مجرمین کے
لیے سفارش فائدہ مند نہیں ہوگی۔ یعنی سفارش تو ہوگی
سفارش نفع مند نہیں ہوگی۔ یہاں پر کلابیع - الاخلا
لا شفاعۃ میں بخوبیوں کے لیے نصب و نفع کی
ایک ٹھوکری ہے پس ان کے گزرنے کے لیے اذکار
زیادہ صاف راستہ بھی دیکھایا جاتا ہے۔ وہ ہوتا
یوم یجمع الله الرسل فیقول ما اذ ابیتکم
قالوا لا علم لنا۔ یعنی رسولوں پر پھر رسول ہوگا کہ
تم کیا جواب دے گئے تو وہ کہیں گے لا علم لنا ہمیں
علم نہیں۔ کیا مطلقاً انکو علم نہ ہوگا

نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار ہونے والوں اور غرق کرنے والوں
کا علم نہیں رہیگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرق واک
وانصر واکھتکم کے کہنے والوں کا علم جاتا رہے گا
حضرت موسیٰ علیہ السلام انجینا موسیٰ ومن معه
احمہم ثم اغرقنا الکفرین کا نقشہ بھول
جاؤینگے۔ پھر اے حواریوں نے من انصاری الی
الله کے جواب میں نحن انصاری الله عرض بھی
کیا اور اللہ تعالیٰ نے فایذنا الدین آمنوا علی
عدوهم فاصبحوا ظاہرین سے تصدیق
پھر عیسیٰ کا یہ علم کہاں جاتا رہے گا

سید الرسل خاتم الانبیاء ذہابی و امی کوثر ریکے
عین مطابق اپنے تاجدار و نکی فلاحت اور کامیابی کے
نظارے مشاہدے میں آئے۔ اور تذکرات کے
محتمت اپنے منکرین کی تباہیوں کو آئے دن چشم
دیکھا۔ جنکی نسبت قرآن شریف بھرا پڑا ہے صرف
دو تین حوالوں پر ذیل میں اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) اذا جاء نصر الله والفتح ان نصرت اور فتح
آئی۔ اللہ کے دین میں فوج و فوج داخل ہوتے تو نے
دیکھ لیے۔ سبحان الله و بحمد الله استغفر الله
والتوب الیہ کا سو کیا کر

(۲) ثبت ید الی لہب و تب الخ ابی لمب سورہ

یوری جی و اصل لہب ہوئے۔ انکے مال اور کمائی نے
اونکو کوئی کفایت نہ کی۔

لکھنؤ کے حکمرانوں کو دین کی کیسی صداقت ہوئی
افسوس! کہما جلتہ لکھنؤ دینکے دینکے سنو
ہے۔ عسیر

(۳) سید الرسل خاتم الانبیاء صحابہ کو لغار پر استیلا
اور باہم رجھاؤ رکوع سجود فضل اور رضا کو ڈھونڈتے
خود دیکھنا اور استیلا علی الکفار و رجھاؤ
بینہم تراکم رکعاً سجداً یتبعون فضل
من الله و رضوانا۔ کی الہی تصدیق کو موجودہ اور
انیوالی نسلوں تک پہنچایا۔

(۴) اتوا میں ہی کا بخیر ان الله معنا سے اپنے
یار غار کو تسکین بخشی۔

(۵) هو الذی انزل سکینۃ فی قلوب المومنین
کے ذریعہ مومنین کے حالات پر خود تسلی پائی۔

(۶) رضی الله عنہ و رضوانہ کے سرفکٹ
خود عطا فرمائے۔ صحابہ کے ایمان اور ایقان کا مقام
اور اسپر تائیدات اور صداقت الہی صریح۔ کفار کی
بے شمار شرارت انگیز کاروائیاں اور آپس کا میاں

اور ہلاکت ابدی صاف پھوڑا آجبتہم کے
جواب میں لا علم لنا اپنے اند کوئی حقیقت نہ رکھتا
ہو۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بس تم جا کے تدبیر کی ضرورت
بات صاف ہو کہ ہم الیا علم نہیں رکھتے جس سے
ہر ایک کے حالت کی پوری پوری تہ تک پہنچ سکیں۔

اور ان کے مدارج کا ٹھیک ٹھیک وزن کر سکیں۔
حقیقی علم تیرے شایان شان ہے۔ علام العیوب
تیرا ارفع مکان ہے۔ پس کلابی بعدی کا بھی
یہی مقام ہے۔ یعنی حقیقی نبی گویا صاحب شریعت نبی

یہی مقام ہے۔ یعنی حقیقی نبی گویا صاحب شریعت نبی

سیر کے بعد نبی نہیں ہوگا۔ اور اس پر حضرت مسیح موعود
نے فیصلہ بھی فرمادیا۔ ایسے ہی ایک دو مقام اور ذیل
درج ذیل کیے جاتے ہیں۔ تاکہ غور کے لیے زیادہ
سہولت ہو جاوے۔ ہاں وہ مقام بلا تفصیل
ہونگے۔

ان اذ قالت طائفة یا اہل یشرب لا مقام کم
(الاحزاب ع ۲۴)

رو ذالک بان الله مولی الذین آمنوا
وان الکافرین لا مولی لهم و محمد ع ۱
الفرص لا بیع۔ لا خلیہ۔ لا شفاعۃ۔

لا علم لنا۔ لا مقام لکم لا مولی لهم
کی حقیقت پر لابی بعدی کو معمول فرمایا جاوے۔ تو
نبوت کا سہلہ حل ہونے میں اور اس کے عقدہ کھلنے

کوئی بھی مشکل نہیں۔ ہاں صرف بعدی کا مقام
طے کر نیکی بعد نظر آتا ہے تو شراحت اللہ العجلی

من بعدی (البقرہ ع ۶) اور یکتا خلیفہ الی
من بعدی (الاعراف ع ۱۸) دونیں۔ اور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب پر شریف
یہاں نے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کلابی

بعدی فرمانے پر غور کرنا کوئی بڑی بات نہیں؟
اگر خاتم النبیین کے عام مفہوم معنی سے روک ہے

ہاں پہلی معنی پر پوچھنا مقصود ہے تو اس کے
سیاق سابق کو دیکھ کر جلدی مشکل نہیں سنو سنو

اگر خاتم النبیین آگے پیچھے کہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد نبیوں کے آنے یا نہ آنے کا ذکر ہے۔ تو

واقعی اس لفظ سے اجر کے نبوت بند سمجھنا چاہیے
ہاں اگر اس موقع پر سوال ہی ابوت کا اٹھایا ہوا ہے

تو اس انداز کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

یہ کون ہے میرا انصار اللہ کی طرف سے ہم نہیں انصار اللہ کے
دشمنوں پر پس وہ ہو گئے غالب ملکہ تمھارے واسطے کہیے کی جزائرا دیر کے لیے گئے جزا۔ وہ باہم ہر
ہیں بحالت کجوع اور سوء اللہ فضل و رضا مندی ڈھونڈتے ہیں نہ عم کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے
وہی ہے جس نے انوار الہی کو مومنوں کے دلوں میں سے راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اللہ سے ہے جب ایک
جماعت نے کہا ایشرب والو تمھارے لیے اب بھرنے کی صورت نہیں ہے اللہ مومنوں کا مولیٰ ہے۔ کافروں کا نہیں
پھر کہہ دیتے پھر دے کو اس کے طور پر جانیکے بعد۔ برا جو کرتے خلافت کی میرے پیچھے۔

سنا محمد ابی احمد من رجال کبر و لا کت رسول اللہ و خاتم النبیین کے پہلے یہ ذریعہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیکو شخص کی منگوہ دیکھی تھی جس کے خاوند حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹے کا جاتا تھا گویا ہو سے نکاح سمجھا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے اس خیال کی ماحول اباحد من رجال کبر سے ترمذی فرمائی۔ اور فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے باپ نہیں بلکہ رسول ہیں۔ اور لاکن بیٹے بل قرآن شریف میں بھی ہے چنانچہ الا انکم ہم السفہاء و لا کن لا یعلمون + اور یہ ہے حرف و عاطفہ کو بھی جمع کے طور پر قرآن شریف میں لایا گیا ہے۔ جبکہ بل کا مقام مرتبہ دیا جاوے تو بالکل بجا ہے۔ جیسا کہ لا تأخذہ سنۃ و لا نوم میں اور انی متوفیہ و لا نعذ و مطہرہ من الذین کفروا و یا جعل الذین التبعوہ من ہما نیرہ سے نوم کو ترجیح ہے۔ اور متوفی سے رافع کو علی نہا لقیاس۔

اب اگر تنخیلہ بت کو سینہ سے باہر پھینک کر اور آیت شریفہ کے مابین کو دھیان میں رکھ کر حرف لاکن اور حرت و کو ملحوظ رکھا جاوے تو آیت ماحول اباحد من رجال کبر و لا کت رسول اللہ و خاتم النبیین کے اصل مطلب پر پہنچنا اور اسکی اصلیت اور حقیقت پر واقفیت پانا نہایت ہی آسان ہے کیا معنی حضرت محمد تھا سے مردوں میں سے کیسے باپ ہیں ہم میں سے محمد کی جسمانی اولاد کوئی بھی نہیں۔ بلکہ وہ تو اللہ کا رسول ہے یعنی روحانی باپ ضرور ہے۔ اسکو روحانی باپ ہو نیسے بھی ترجیح ہے وہ تم میں نبیوں کا بھی باپ گویا اسکو الیہا شرف حاصل کہ اسکی روحانی اولاد میں نبی ہونگے۔

پیارو! جبکہ روحانی اولاد میں نبیوں کے ہونیسے شان برہتی دکھائی دیتی ہے تو ان حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی روحانی اولاد میں نبی کیوں نہ ہوں؟ پیارو! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک نبی بھی نہ ہو تو خیر امت کیونکر ہو۔ پیارو! جبکہ نازل علیہ صراط الملتک سے نزول ملائے کھلم کھلا ہو تو نبوت کا دروازہ کیوں بند ہو۔

پیارو! سولائے پاک نے تو ایک چھوٹی سی سورۃ میں تقوٰی سے لفظوں میں سرور عالم کی شان کو اور نبوت کو پوری صاف سے صاف بھی فرما دیا۔ انا اعطیناک الکوثر فی فضل لربک و الحق ہ ان شانک ہوا لا یتر۔ تجھے ہر انعام ہر اکرام ہر طرح کا کمال کثرت سے دیا گیا اپنے رب کے حضور نماز ادا کر دعائیں مانگ قربانی کر تو منعہم علیہم یعنی صدیق شہدار صاحبین انبیاء کا حکمی اور روحانی باپ ہے تیری روحانی نسل کا اجراتا قیامت ہے۔ تیری جڑ ہری بھری ہے تو ابتر کیسا؟ تیرا دشمن ابتر ہے۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما اللہم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین + اصبحت محمد علی النبی اکبر اکبر ہائے احمدیہ

مولوی بنکے یہ کثوت المعنی تو بکلا کیا اسلام میں اکراہ جائز ہے؟

(دوسرا احمدیہ کے ایک طالب علم نے لکھا۔ ایڈیٹر) جیسا کہ قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ جب کوئی قوم کسی خدا تعالیٰ کے دستارہ کا انکار اور منکر ہو کر روحانی فیوض سے رہجاتی ہے۔ ایسا ہی وہ اس کلام

میں جسپر وہ پہلے عمل درآمد کرتے ہیں تحریف تبدیل کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ بہت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا حالانکہ ان کے پاس توریت موجود تھی اور وہ اس کے ذریعہ سے معلوم کر سکتے تھے کہ آیا آپ سچے ہیں یا جھوٹے لیکن وہ بچائے اسکے کہ آپ پر ان معیاروں کے ذریعہ جو ایک صادق راستہ زان ان کے لیے ضروری ہیں ایمان لاتے۔ اُنھے جس فون الکلمہ عز و موافقہ کے مصداق بنے۔ اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے لوگوں کو خدا لیت کے گھر سے نکالنا چاہا۔ اور ان کو ابھارت کی دعوت دی لیکن بجا سے۔ آپ کے قبول کر نیکی انھوں نے توریت میں جو پیش گوئی تھی کہ تمھارے بھائیوں میں سے ایک نبی آئے گا۔ نہ مانا۔ اور اسکی الٹی تاویل کر دی ایسا ہی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنیکے پیش گوئی فرمائی اور فرمایا کہ تمھارے مسیح تم ہی میں سے ہو گا۔ لیکن جب مسیح علیہ السلام تشریف لائے تو مخالفوں نے ان کا بھی انکار کیا۔ اور بجا ہے اسکے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے یہ ذنبہ حال ہوتا جس میں حضرت نبی کریم کی عزت تھی لوگوں نے مسیح ناصری کے متعلق کہہ دیا کہ وہ آہنگا۔ حالانکہ مسیح ناصری کی وفات قرآن کریم اجماع صحابہ اور احادیث اور اقوال آئمہ اربعہ کی رو سے ثابت شدہ ہے (تفصیل کیلئے دیکھو حقہ گورڈر مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) لیکن لوگوں کے زعم میں ایسے مسیح نے آنا تھا۔ جو دین لیے لڑائیاں کرنا اور تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بنانا چونکہ تجھے کسی علما رسلہ حقہ احمدیہ سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ سب سے پہلے بالاتفاق کہنا مسیح تو اگر دین کے لیے لڑائی کرے گا۔ اور تلوار کے زور سے غلبہ کرے گا۔ لہذا میں اس مضمون سے ثابت کر دینگا کہ دین کے لیے لڑائی کرنی قطعی حرام ہے۔ اور ابتداء اسلام میں جو لڑائیاں ہوئیں وہ اندفاعی طور پر تھیں اب میں قرآن کریم سے وہ حوارجات پیش کرتا ہوں جنکی رو سے آپ معلوم کر لینگے کہ دین کے لیے لڑائی کرنا ممنوع ہے

Digitized by Khilafat Library

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں لا اکرالا فی الدین
قد قبلت المرشد من العی (سورۃ بقرہ
جز ثلث رکوع ۳۴) دین میں زبردستی (کا حکم)
نہیں مگر اسی سے ہدایت (الک) ظاہر ہو چکی ہے
دیکھیے اس آیت سے کیسے صاف طور پر یہ بات
کھلی جاتی ہے کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں جو چاہے
قبول کرے۔ جو چاہے رد کرے۔ جسے کہ ایک
اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقل حق من لیکم
من شأ فلیؤ من ومن شأ فلیکفر اور
اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ یہ قرآن (برحق تمہارا)
رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے مانے اور جو چاہے
نہ مانے اب آئیں اور غور فرمائیں کہ کیسے صاف طور
پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر
اور اکراہ نہیں جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے لیکن
ہمیں افسوس اس بات سے آتا ہے کہ ایک ایسے
شخص کی زبان سے یہ بات نکلے جو کہ اپنے آپ کو
مسلمان کہتا ہے کہ اگر کوئی غیر مذہب والا کہتا تو اس سے
اتنا تعجب نہ ہوتا۔ کیونکہ ان کا عقائد تو ایک الگ امر
ہے لیکن ایک مولوی یہ کہے کہ اسلام میں ایسی بات جائز
نہیں ہے ہمیں افسوس ہی آتا ہے۔ لیکن میں آپ کو
بتاؤں کہ یہ کیوں ہے۔ اسوجہ سے کہ کھفوں نے
ایک خدا کے فرستادہ کا انکار کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ
بار بار مشکروں کو فرماتا ہے عقل کرد عقل کرو انھوں
نے عقل سے کام نہ لیا۔ اور سنتے ہی بغیر سوچے سمجھے
انکار کر دیا اسوجہ سے یہ لوگ قرآن کریم سے جو ایک
آجیات سے دور جا پڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ لا یمسہ الا المطہرون قرآن کریم کو
پاک لوگ ہی جانتے ہیں اور اسکے معارف انھیں
لوگوں پر کھلتے ہیں جو مطہر ہوں۔ پس صاف پتہ
لگ گیا ہے کہ مولوی صاحب حق پر نہیں اب آپ
منظر ہونگے کہ وہ کون سے مولوی صاحب ہیں جو ایسے
معارف بیان کرتے ہیں۔ لیجئے میں آپ کی خاطر ان کا نام
بھی لے دیتا ہوں وہ مولوی ابو قریب صاحب ہیں
جو امرت سر کے رہنے والے اور ایسے ہی اور کئی ہیں

غبن کا نام لینا میں پسند نہیں کرتا کیونکہ انھوں نے یعنی
مولوی ابو قریب صاحب نے خاص طور پر اس بات پر
زور دیا تھا اور آیت لا اکرالا فی الدین کے معنی
کیے تھے کہ اب مسلمانوں پر کوئی ظلم نہیں کر سکتا کیونکہ
قوی ہو گئے ہیں۔ پس لیجئے مولوی صاحب میں آپ ہی
کے ایک غیل خمدی مولوی کی شہادت پیش کرتا ہوں
جو آپ کے خلاف ڈگری ہے رہے ہیں۔ خدا تو کھلے نغظ
میں ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں زبردستی نہیں اور لوگ میں
کنا حق اسلام پر ہمت لگاتے ہیں کہ بڑا شمشیر بھیلایا گیا۔
حاشیہ حامل شریف ص ۶۶ مترجم مولوی نذیر احمد صاحب
دہلوی۔ اور میں نے آیات کا ترجمہ بھی اسی حامل شریف سے
نقل کیا ہے تاکہ آپ کو اس بات کی گنجائش نہ ہو اب
میں دوسرے پہلو پر روشنی ڈالتا ہوں کہ آیا ابتداء اسلام
میں جو اڑا سیاں ہوئی ہیں۔ وہ اند فاعی تھیں یا دین کے
بھیلائے کے لیے پس میں بجا کے اس کے کہ تاریخ سے
ثابت کروں کہ مسلمانوں پر کیسے کیسے مظالم کیے گئے
اور ان کے بعد صحابہ کرام نے اپنے حفاظت کے لیے تلوار
اٹھائی۔ قرآن کریم ہی سے اختصار کے طور پر کچھ یہ
ناظرین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذن للذین
یقاتلون باھل ظلموا وان اللہ علی نصرہم
لقد بل۔ ان لوگوں کو اجازت دیجی ہے لڑائی کر نیکی
جس پر ظلم کیا گیا ہے چونکہ کفار نے صحابہ پر طرح طرح
کے مظالم کیے تھے اور مسلمانوں کو بہت دکھ دیے تھے
اسلئے ان کے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قتلواھم حتی لا یكون قتلہ ویکون
الدین حکمہ للہ۔ لڑائی کرو کفار سے یہاں تک
کہ قتلہ فرو ہو جاوے اور تمام دین اللہ کے لئے ہو جاوے
پس مولوی صاحب ذرا غور فرمادیں اور ان حوالی کو
سوچیں۔ کیسے صفائی سے قرآن کریم ان کی مخالفت کرتا
پس مولوی صاحب کی دونوں باتیں رد ہو گئیں۔
ایک یہ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔
دوسرے یہ کہ مسیح موعود آکر لڑائی کر گیا۔ اور
زبردستی دین اسلام پھیلا دیا۔ لہذا مولوی صاحب
کو غور کرنا چاہیے کہ جیسے آج کا یہ عقیدہ غلط ثابت ہوا

اسی طرح دوسرے اعتقاد بھی غلط ہوں اور آپ انکو
صحیح سمجھ بیٹھے ہوں آپ غور فرمادیں اور اللہ تعالیٰ
آپ کو اپنے پیار سے کی بھان عطا فرماوے آمین ثم آمین
ہم اپنا فرض دوستی کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھا لیگا خدا
خاکسار عبد الاحد مستعلم مدرسہ احمدیہ
(پہلو)

مولوی محمد رضا خان صاحب اور محدث

حدیث کی بشارت کے ماتحت ہر صدی میں خدا
تعالیٰ محمد بن مبعوث کرتا رہا ہے جو وہوں صدی
کے مجاہد کے متعلق جب کبھی سوال اٹھا تو غیر احمدیوں
نے آئیں بائیں شائیں کر دی۔

بعض جاہل غیر احمدیوں نے راہ فرار یہ اختیار کی
کہ ایسے شخصوں کے نام پیش کر دیئے جنکو ان کے
مریدین نے محمد و امام وغیرہ وغیرہ القاب دیئے
ہوئے ہیں۔ گو خود پیر صاحب کو ایسا دعویٰ نہ ہو
اور نہ کبھی انھوں نے اس کے متعلق کوئی اعلان کیا ہو
مثال کے طور پر مولوی احمد رضا خان صاحب کو
لیجئے جو خود اپنے متعلق کوئی دعویٰ نہیں کرتے
آج تک کوئی ایسا اعلان شائع نہیں ہوا جس میں مولوی
صاحب مذکور نے لکھا ہو کہ میں محمد زمانہ ہوں۔ اگر
تو مجھے کہ پیر بخش لاہوری لکھتا ہے کہ
”دوسرے صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب
بریلوی محمد زمانہ تھے۔“

آپ کی سست گواہ چیت تو سنا ہوگا مگر بلا دعویٰ او
بغیر وجود مدعی گواہ بن جانا یہی بات ہے۔ جو حدیث
شریف میں آخر زمانہ کے لوگوں کے متعلق وارد ہے کہ وہ
گواہی دینگے بغیر اسکے کہ ان سے گواہی طلب کی جائے۔

محمد

محمد و لا تنزلون

گذشتہ سے پوچھو

آدمی پر بسترہ ہے بسترے پر آدمی
گھر میں خدائے فضل سے بیچنے کی جگہ ملگئی اور
ہم چار بجے امرت سر پیچے - امرت سر سے رات
کی گھاٹری میں روانہ ہوئے - راستہ میں ایک نہایت
پر لطف واقعہ پیش آیا - وہ یہ کہ جناب حافظ جمال صاحب
مبلغ نے کسی صاحب کے بیان کیا کہ آجکل
جو یہ عہد انکشاف ہوا ہے کہ مریخ کی آبادی میں
لینے والے دنیا کے لوگوں سے تعلقات پیدا کرنا
چاہتے ہیں اور اس طرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے
انکے متعلق پیشگوئی قرآن شریف میں پہلے سے
موجود ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ الذی
خلق السموات والارض وما بینھما من
حایتہ وہو علی جمیعہم اذیناء
قلیل اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی

وہ آپ گھبرا سیں نہیں آپ کو چار مولوی بھی میں بھاڑ گئے ہاں
بہر حال بہت لطف رہا آخر میں نصف صاحب نے
اپنی دلی اور روحانی بھینپی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں تم
یا نکل لا مذهب اور دنیا پرست ہو گیا ہوں
اور بہت پشیمان ہوں۔ اسپر میں نے اذکو آیت
اللہ ولی الدین امنوا یخیر جمہم من النظم
المی النور اور والذین جاہدوا فیہا
کے ماتحت وعدہ الکی یاد دلار روحانی تسلی و تسفی
کیلیے نادیدان کے نورانی سرچشمہ کا پتہ دیا اور
تھوڑے سے وقت میں بہت کچھ بتا دیا۔ اللہ
تعالیٰ تمام پیاسوں کو اس نورانی سرچشمہ لاکے
(را مین)

(علی)

ایک احمدی شہزی امریکی میں

اس حالت کو دیکھ کر کیا آریہ سماج کو اپنا فرض نہیں سمجھتا۔ آریہ سماج کو سوچئے کیا اس کو تو پرچار کا میدان ہی دوسروں کا ہاتھوں میں دیدیا۔ اب آریہ سماج کو اور باتوں کی فکر ہے۔ دنیا کو روحانی طور پر فتح کرنے چاہئیں دھرم و برہمنیت کی بحال کے وقت میں لوگ دوسرے ملکوں میں وید کے دھرم پھیلانے خواب لیا کرتے تھے۔ اب تو ہم نے وہ خواب ہی چھوڑ دئے خیر کبھی آریہ سماج کے دن بھی ٹھیکے (پرکاش)

امریکہ میں اسلامی مشنری کا داخلہ روایا گیا

تمام اسلامی حلقوں میں یہ خبر بڑی خوشنودی سے لیں گے۔ امریکہ میں مشنری اسلام کی ترقی کے لیے ایک نیا دور کا آغاز ہے۔ اس کا داخلہ روایا گیا ہے۔ اور یہ باری کا روائی اس لیے عمل میں لائی گئی ہے۔ کہ مفتی صاحب اس مذہب کی مشنری میں جس میں کثرت ازواج کا مسئلہ موجود ہے۔ امریکہ جیسے جمہوریت و حریت پسند ملک کی یہ کاروائی سخت شرمناک ہے۔ اور اسلام اس کاروائی پر دلی نظر میں بھیجے گا۔ جب ہندوستان میں امریکن مشنری داخل ہو کر کھلے بندوں عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں تو ہندوستان کے ایک اسلامی مشنری کے ساتھ امریکہ کا تعلق مراد قابل فہم نہیں آتا۔ کہ تمام اسلامی حلقوں میں اس کے خلاف جدل کے احتیاج قند کھجائیگی اور امریکہ کے پریسڈنٹ مسٹر ولسن کو اعتراضی پیغام ارسال کیے جائیں گے۔ (عام)

امریکہ میں مسلمانوں اور مسلمانوں کے

۱۲ اپریل کو میرزا محمود احمد صاحب قادیانی کا امرتسر میں پیکر تھا۔ مسلمان بھی بھاری تعداد میں جمع تھے مرزا صاحب اپنے لیکچر میں ایک حدیث کا حوالہ دیا۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کھڑے ہو گئے اور انھوں نے احادیث کا حوالہ دیا۔ صدر جلسہ مرزا ظفر اللہ خاں نے جواب میں کہا۔ خاتون اس پر مولوی عطاء اللہ اور ان کی جماعت کے ایک ایک منٹ کے وقفہ پر "خاموش" "خاموش" کہنا شروع کر دیا۔ مولوی عطاء اللہ ایک کرسی پر کھڑے ہو کر اصرار کرنے لگے مرزا احمد احمد (صاحب) نے کہا۔ کوئی مناظرہ تجھ پر نہیں ہے۔ اگر آپ کو حوالہ لینا ہے۔ تو گھر آئیگا۔ مولوی عطاء اللہ کی تسلی نہ ہوئی۔

اس کے بعد پبلک میں جوش پھیل گیا۔ اور فساد کے آثار نمایاں ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت ڈنڈے بھی انھوں میں گھومنے لگے۔ اگر پولیس اس وقت دلائی سے کام نہ لیتی۔ تو فساد ہو جاتا۔ سب انسپکٹر پولیس نے

مولوی عطاء اللہ کو شانت ہونے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب مجھ اپنے خیال مسلمانوں کے پینڈال سے اٹھ کر چلے آئے۔ اور اس سے باہر کھڑے ہو کر دنیا شروع کر دیا۔ حاضرین کی کثرت ان کے ساتھ آئی۔

مسلمانوں کے اندر اس بید جوش کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی فریق سلطان ترکی کو اپنا خلیفہ نہیں مانتا۔ اس کا خلیفہ تو قادیان میں ہے۔ چنانچہ مولوی عطاء اللہ نے جلسہ میں کہا کہ قادیان کا خلیفہ گھر میں خلافت کرے اور کھڑائی فتح کریں۔ اسپر مسلمانوں نے احمدیوں پر شیم شیم بھی کی۔

ہمیں انھوں سے ہے کہ ہمیں مولوی عطاء اللہ کے طرز عمل سے اتفاق نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ دوسرے کے جلسہ میں جا کر گڑبڑ ڈالے۔ اس جلسہ کا لوگ بائیکاٹ کریں۔ اس کے خلاف نظر کریں۔ جو چاہیں کریں۔ لیکن دوسرے کو انہماک خیالات سے روکیں۔

اگر اس طرح رکاوٹ کا سلسلہ جاری ہوا۔ تو ان کے جلسے بھی نہ ہو سکیں گے۔ جن کے ساتھ کثرت ہے۔ (پرکاش)

Digitized by Khilafat Library

ریویو

ہندوستان میں طانوی حکومت کا نیا دور

پنجاب پبلسی کمپنی کی طرف سے کتاب میں بعض امور موصول ہوئی ہیں درحقیقت یہ کتاب ایک مستقل سلسلہ مضمون پر مشتمل ہے۔ اور ان میں ان دور تبدیلیوں پر نظر تنقید والی گئی ہے جو ریفرم ایکٹ کی وجہ سے معرض میں آئے گی۔ کتاب مندرجہ ذیل ہے۔ اگر کتاب کے اعلان اہمیت و مدد دارانہ حکومت کے مفہوم اور ترقی کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔ دوسری کتاب کا نفس مضمون منٹو مارے سکیم مسعود مانیکو سکیم اور کمیٹی حقوق رائے دہندگی۔ اور کمیٹی تقسیم کی رپورٹ ہے۔ تیسری کتاب میں گورنمنٹ سہلہ کا طرہ

درج ہے نیز پارلیمنٹ کے مباحثہ کی کیفیت اور مشنری کمیٹی کی سفارشوں کا بیان کیا گیا ہے جو کھتی کتاب گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ سلسلہ ۱۹۱۹ء کے مکمل اردو ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اس سلسلہ کی آخری کتاب ایکٹ ہذا کی مسبوط شرح پر مشتمل ہے۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ جدید آئینی اصلاحات اپنی نوعیت میں کس قدر عظیم اور دور اس سے ہیں۔ چار آئین کے ٹکٹ بیچنے پر کتاب کا مکمل سلسلہ دفتر پنجاب پبلسی کمپنی لاہور سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

پانچویں سرسین سماچار لاہور میپڈا ترقی

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار قادیان ملک میں اس وقت اتحاد و اتفاق کی جو مبارک لہر چل رہی ہے اس سے متاثر ہو کر سرسین سماچار لاہور نے بھی کچھ ایسا کام کرنا کہ جس سے پانچویں سرسین کھشتریوں کے علاوہ تمام کھشتری جاتی کے ارگن کی حیثیت میں کام کرے گا۔ اس کی نگاہ میں سرسین جو بجا ہی وغیرہ کیساں پوزیشن رکھتے ہیں وہ کھشتریوں کے ہر ایک قسم کے حقوق کا تحفظ کریگا اور کھشتری جاتی کو بظاہر ایک ایسا ایسی صلی حیثیت دے گا کہ وہ کسی طرح تنزلی کا راستہ اختیار کیے ہوئے نہ ہو۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سرسین سماچار لاہور کی بجا کے پندرہ روزہ کو دیا گیا ہے۔ اگر کھشتری بھائیوں نے اپنے فرائض کو اچھے سے ادا تو جلد ہی ہفتہ وار کر دیا جائیگا۔

سرسین سماچار میں قومی ہمتی کے اعلیٰ مضامین اور ناو خیالات درج کیے جائیں گے اور ہر شے کی کسی نہ کسی بہترو کی فوٹو بھی ہوگی۔ اس سلسلہ میں کھشتری بھائیوں کی جو صلہ افزائی کر رہے ہیں اس کے درمیان فراموشی کے قیمت سالانہ تین روپے ہوگی۔ مشنری ہی پر محض ۳۰ روپے

مدرسہ تعلیم الاسلام کامیاب نتیجہ اشرفین

اس دفعہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ گذشتہ سالوں کی نسبت اچھا نہیں رہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام بہت کچھ توجہ کا محتاج ہو رہا ہے۔ کتنی اعلیٰ درجہ کی چیزیں جو جب اس سے توجہ کم ہوتی ہیں اس میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں نہایت ادب کے ساتھ مدرسہ کے منتظمین کو توجہ دلاتا ہوں کہ مدرسہ کے اندر وہی انتظام کی طرف خاص توجہ کریں، تاکہ اس سال کی کمزوری آئندہ سالوں کے لیے مفید ثابت ہو۔

یہ میں جانتا ہوں کہ ہمارے سکول میں دوسری سکولوں کی طرح سے خاص طور کوں کو نہیں بھیجا جاتا۔ بلکہ ہر وہ بچہ جو فضیلت پائی میں تسلیم حاصل کرتا ہے بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ فضل ہے کہ اس طریق سے ہمارے سکول کو کبھی نقصان نہیں ہوا۔ میرا اس لکھنے سے صرف اس قدر مطلب ہے کہ ہمارے منتظم لوگوں کو اس سے مدرسہ کی بہتری کی اور توجہ پیدا ہو جائے۔ اور سکول خاص طور پر ترقی کرے۔

دفتر احکام میں پی سی کی ضرورت اس کے

اگلا پرچہ پی پی رسالہ کا
حبیب

وصول فرما کر ممنون فرمائیں

انتظام میں مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری کیلئے فاضل مصری شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کو منتخب کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب انشاء اللہ بہت مفید اور مبارک ثابت ہو گا۔ فاضل مصری کے سینئر میں ایک خاص ترغیب اور جوش ہے۔ گذشتہ ایام میں مسجد لندن کے موقع پر جو ایثار اور قربانی فاضل مصری نے خود دکھائی اور اس کی پیروی ہوئی روح نے لڑکوں میں اپنا طبع کیا۔ وہ کھلی کھلی بات ہے۔ میں اس انتخاب پر فاضل مصری کی خدمت

ہم اور صادق

ہماری حالت بھی اس جگہ عجیب ہو رہی ہے، دنیا بھر کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔ اور بایکساٹ کے ریزولوشن پاس کر رہی ہے۔ ہر قسم کی مشکلات کا بوجھ ہم پر ڈالا جا رہا ہے۔ قصور میں احمدیوں کا بایکساٹ کیا گیا۔ حقہ۔ بانی مبدع کیا گیا۔ جہاں جہاں بس چلتا ہی دکھ دیتے ہیں۔ سیلون میں ہمارا اسکرٹری سٹر لائی قید خانے میں ڈالا گیا۔

افسوس صادق بھی اور یکہ کے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔

ہر طرف ابتلا اور مشکلات ہیں۔ ان کے دور کر نیکا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ راست دعاؤں سے الگ جاؤ۔ تاکہ بادلوں کی طرح یہ سب مشکلات دور ہو جائیں۔

افسوس ہلوگ بستر راحت پر سوتا ہے۔ اور صادق ایک تکلیف دہ مکان میں بند رہتا ہے۔ جس کی کھڑکیاں کسی کسی وقت کھولی جاتی ہیں یہ اپنی عادتوں عیش کو ملا دو۔ اور دنیا میں انقلاب پیدا کرو لوگ علی گڑھ آسٹریاں گئے ہیں ریزولوشن پاس کرتے ہیں۔ چارے پاس خواتین دعا کے کچھ نہیں لیتے۔ اٹھو۔ اور دعا کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ۔

مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر فاضل مصری

آج کل جو دنیا تغیر تبدیل میں ہے اس نے بہت کچھ مدرسہ کی بہتری کی ضرورت پیدا کر دی ہے۔ اور ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ جلد سے مدرسہ ترقی کرے گا۔ اس نے

۲۴ مئی کو یاد رکھو

الحکم کے خاص نمبر کیلئے درخواستیں

قیمت فی پرچہ ۲۴

جو میرے دوست ہیں اساتذہ میں سے ہیں پر جوش مبارک یاد دیتا ہوں اور فاضل مصری کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مدرسہ آپ کے پاس اس حالت میں آیا ہے۔ کہ اس کی حالت بہت کچھ توجہ طلب ہے۔ امید ہے کہ آپ کی توجہ اور خاص توجہ اس کے لیے اب حیات ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہو۔

نئی باتیں بھی { } میں سے نکلتی ہیں۔ حالانکہ آزادی تھی۔ بہت سی مشکلات حل ہو گئی ہیں۔ لیکن اب وہ نئی سالانی منتظمی بھرنا احمدیوں کے لیے بہت مشکل ہے۔